855

اُفوّض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

بحمد للہ والمنۃ کہ این رسالہ نادر و نایاب مجموعہ قواعد افادات انتساب مفید
ل اہل مدارس و نافع جملہ سخنوران تحقیق طلب موسوم بہ گنجینۂ زبان ہندی و

قواعد المنتخب

از تالیفات علامۂ زمان محقق دوران سرآمد سخنوران فیض کمال
حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی سلمہ اللہ القوی ۔

باہتمام

احقر الانام اسحاق علی عسلوی

در الناظر پریس واقع لکھنو طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی کے بعد کمترین بندگان ازدستعال ننگ سخنوران باکمال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی عرض کرتا ہو کہ ہیچمدان کے تالیفات و تصنیفات سے آٹھ کتابین تمام ہندوستان مین شایع ہین کہ ہر ایک اُن مین سے مطبوع طبایع و دلپسند یعنی تمام عالم اُن کا خواہشمند ہے چنانچہ وہ آٹھون کتابین یہ ہین (تنقیح اللغات) (گلشن فیض) (سرمایہ زبان اُردو) لغت مین ——— (مفید الشعرا) بحث تذکیر و تانیث مین (افادۂ تاریخ) بحث قواعد تاریخ گوئی مین (شاہد شوخ طبع) اردو کا دیوان اول (کرشمہ گاہ سخن) دیوان دوم ——— (مضمونہاے دلکش) دیوان سوم۔ اور اب یہ نوین تالیف ہے کہ ایک مختصر رسالہ چند قواعد مین زبان ہندی الاصل کے وہ قواعد جو سلف سے آجتک نہین لکھے گئے اور وہ زبان ہندی الاصل جو اُردو مین بھی مستعمل ہے تالیف کیا گیا ہو اور نام اُس کا منتخب القواعد رکھا گیا ہے اور بنا اِس کی ۱۳۰۴ھ صرف دو بابون پر قائم کی گئی ہے اور دیباچہ اس کا مزین و محلی بنام نامی و اسم گرامی و مدح ملازمان سامی اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکندر صولت کیوان بارگاہ انجم سپاہ گیتی پناہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ یار وفادار فتح جنگ سپہ سالار نواب مستطاب گردون قباب عالی جناب معلی القاب نواب میر محبوب علی خان محبوب الدولہ بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی خسرو دکن صانہ اللہ عن الشرور و الفتن و خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کر کے پیشکش بندگان عالی متعالی ادام اللہ اقبالہ مدح ذکور کیا جاتا ہو ؏ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

قصیدہ فی مدحہ

۱۲۵۹

ا ہے جتنے مباہات دہر [illegible] — جو مدح گستری شاہ سرفراز کرے
ہ شاہ عرش نشین جسکی سرفرازی پر — زمین فخر کرے آسمان ناز کرے
ہ حیم خطاب جو موروں کو دے سلیمانی — وہ آفتاب جو ذروں کو سرفراز کرے
شا امیر بنا دے فقیر کو جو اسیر — نیاز مند کو دم بھر میں بے نیاز کرے
ش آستانۂ والا کو بوسہ دین مہ و مہر — ملک سلام فلک خم سر نیاز کرے
سہ خدیو ہندوستان نظام الملک — حق اُس کا سایہ سر خلق پر دراز کرے
مان پناہ فلک بارگاہ آصف جاہ — ہر اک پل اُسکی ترقی ملک [illegible] کرے
ی کے قبل ہو محبوب لنفظ خان ہو جو بعید — تو نام نامی اپنا نشان [illegible] کرے
ہے خدیو رفیع آستان بہمان کیوان — بلند پایہ نہ جھکا کر سر نیاز کرے
ت قیصر و خاقان کھڑے رہیں جبتک — وہ بیٹھنے کا نہ دربار میں مجاز کرے
ی کو دیکھے نہ اقران سے [illegible] — نگاہ غور اگر چشم امتیاز کرے
رسکے کبھی پیدا یہ تمکنت [illegible] — ہزار کوئی اماثل میں حرص آز کرے
ل و پیشکش سامعین کروں مطلع — کہ وجہ خود سخن سامعہ نواز کرے
مان پر در ایثار اگر وہ باز کرے — مطلع — کبھی نہ پھر کوئی دست طلب دراز کرے
جا ہے دور زمانہ جو عہد والا پر — کمال فخر کرے بے حساب ناز کرے
و اک اشارے میں سید کا سپہر [illegible] — ق — بگڑ گیا ہو جو بخت اسکو کارساز کرے

چمکتی ہے علم ہو کے عدلِ شاہ کی تیغ ‏ **قطعہ** ‏ ہمت نہ دستِ تعدی نکالے دراز کرے
ہووے رہا ہے صدا عہدِ دولتِ بیدار ‏ کرا ہے تو فتنۂ خوابیدہ چشم باز کرے
دکھائے آنکھ اگر راہزن کو شحنۂ عدل ‏ بھلا دے راہزنی ترکِ ترکتاز کرے
ہوا جو دادگری کی بدولت بردے ہوا ‏ کبھی نہ صید کبوتر کو اڑ کے باز کرے
بعید کیا ہے کہ ہیبت سے عدل والا کے ‏ جو دلبری نہ بتوں کی نگاہِ ناز کرے
عجب نہیں ہے اگر شوخ چشمی خوبان ‏ نظر بسر ہی بردم سے احتراز کرے
جو زیبِ محفلِ خوبان ہوں بندگان حضور ‏ عجب کرشمے جمالِ کرشمہ ساز کرے
کسی کی آنکھوں نہیں گھر کرے تشکلِ کحلِ بصر ‏ کسی کے دل میں جگہ اپنی شکلِ راز کرے
ثنا نگاریِ سلطان کا اب نہیں یارا ‏ قصیدہ ختم جلالِ ثنا طراز کرے
رجوعِ قلب ہے تہ دل سے ہر سحر ہر شام ‏ اُٹھا کے ہاتھ دعا یوں پس نماز کرے
اِس انجمن میں کرشمہ نمایاں جب تک ‏ نگاہِ شوخ بتانِ کرشمہ ساز کرے
یہ تا کہ شعبدہ بازی و سحر پردازی ‏ فسون و شعبدہ چشم نیم باز کرے
تجلیِ رُخ زیبا و جلوہ سلطان ‏ فروغ بخشیِ خوبانِ دل نواز کرے
نگارِ دلکش مطلوب و شاہدِ مقصود ‏ بغل میں شاہ کے دکھلا ادا و ناز کرے
ہمیشہ دولتِ پائندہ ہو ترقی پر ‏ تعلیاں یوں ہیں اقبالِ دیر باز کرے
صفات اپنے عنایت کرے خدا اُس کو ‏ کہ بے مثال کرے اور بے نیاز کرے

بڑھائے جاہ کو مانند جاہِ اسکندر
حیاتِ خضر صفت عمر شہ دراز کرے

تمام شد

باب پہلا

حروف مفردہ کے محل استعمال اور معانی کے بیان مین کہ کہان کہان آتے ہین اور کس کس معنی پر استعمال پاتے ہین

(۱) یہ حرف شروع امر حاضر کے بعضے صیغون کے اول مین آکر اور کبھی الفاظ دیگر پر متعدد ہو کر نفی کا فائدہ دیتا ہے اور ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے جیسے اٹل۔ انٹ۔ الگ۔ انچھوت۔ انچھوتا وغیرہ کہ اٹل۔ اپنی جگہ سے نہ ٹلنے والے۔ اور انٹ۔ نہ ٹلنے والے۔ اور الگ۔ کسی سے نہ لگاؤ رکھنے والے کو کہتے ہین۔ اور اچھوت۔ اُس شے کو کہتے ہین جو کسی کے تصرف مین نہ آئی ہو۔ جیسے انچھوتا دودھ۔ ملا پیا۔ یا کھانا۔ جو نذر خدا و رسول کیا ہو۔ اور درمیان مین مصدر کی جگہ پاکر مصدر لازمی کو متعدی کر دیتا ہے جیسے جلنا کو جلانا۔ ملنا کو۔ ملانا۔ کھانا کو۔ کھلانا۔ دیکھنا کو۔ دکھانا۔ سننا کو سنانا۔ سنورنا کو سنوارنا۔ نکھرنا کو نکھارنا۔ بگھرنا کو بگھارنا۔ اور کبھی درمیان مین دو کلمون کے آکر افادہ ربط و اتصال کا کرتا ہے جیسے بھاگا بھاگ۔ مارا مار۔ ڈھونڈھا ڈھونڈھ۔ منھا منھ۔ وغیرہ ہین۔ اور آخر مین صیغہ امر کے ملحق ہوکر امر کو صیغہ ماضی کا کر دیتا ہے۔ جیسے اٹھا۔ بیٹھا۔ کہا۔ سنا۔ لکھا۔ پڑھا وغیرہ۔ اور امر لازمی کو صیغہ امر متعدی کا بنا دیتا ہے جیسے اٹھ کو اٹھا بدون تشدید کے۔ بیٹھ کو بٹھا۔ دیکھ کو دکھا۔ سن کو سنا۔ بن کو بنا۔ من کو منا۔ اور کبھی تعدیہ امر لازمی کے واسطے لفظ کے درمیان مین آجاتا ہے جیسے تن سے تان۔ چھن سے چھان۔ مٹ سے مان۔ ٹل سے ٹال۔ کٹ سے کاٹ۔ بگڑے بگاڑ۔ نکل سے نکال۔ اُبھرے اُوبھار مین۔ اور کبھی الف آخر مین بعضے کلمات کی صفت کے واسطے آتا ہے جیسے اونچا نیچا۔ بلند و پست کے معنے پر کر

اونچ نیچ کے آخر مین الف صفت کا لگا دیا گیا ہے۔ اور کبھی آخر مین بعضے اسمون کے فاعلیت اور نسبت کے واسطے لایا جاتا ہو جیسے پیا سا۔ بھوکا۔ بچا۔ چھوٹا وغیرہ مین اور دوڑا۔ بچوڑا۔ جوڑا۔ توڑا۔ بھنگا۔ تینگا وغیرہ مین اور آخر اسمامین اکثر علامت تذکیر اسم کی بھی ہوتا ہو جیسے بھینسا۔ بکرا۔ مرغا۔ بھیڑا وغیرہ مین اور کہین فائدہ آخر اسمامین کلانی اور بڑے پن کا بھی دیتا ہو جیسے گھنٹا۔ مٹکا۔ ٹوکرا وغیرہ مین۔ اور نون کے ساتھ آخر مین اُن اسمائے مونثہ کے جن کے آخر مین یاے معروف ہو جمع کے لیے آتا ہو جیسے دری کی جمع دریان۔ گھڑی کی جمع گھڑیان۔ شطرنجی کی جمع شطرنجیان۔ چاندنی کی جمع چاندنیان آتی ہین۔

ب۔ یہ حرف بھی آخر مین بعضے الفاظ کے افادہ مصدریت کا کرتا ہو جیسے ملاپ ناپ۔ آپ۔ دھاپ۔ مہر چھاپ۔ تڑپ۔ جھڑپ۔ دوڑ دھوپ مین تنبیہ آپکے حروف سے لیکر ہ کے حرف تک جو اس رسالہ مین جابجا یہ لکھا گیا ہو کہ فلان حرف آخر مین الفاظ کے افادہ معنی مصدری وغیرہ کا کرتا ہو اس سے مولف مستہام کی یہ مراد نہین ہو کہ سب جگہ محض حروف مذکورہ ہی مصدریت وغیرہ کا افادہ کرتے ہین بلکہ یہ مراد ہو کہ بعضے مقامات پر محض حروف مذکورہ اور بعضے مقامون پر تمام لفظ بہیئت مجموعی مصدر وغیرہ کا فائدہ دیتا ہو کس واسطے کہ کہین حروف مذکورہ آخر الفاظ مشتملہ مین زائد ہین اور کہین اصلی۔ پس جہان زائد ہین وہان محض حروف مذکورہ مصدریت وغیرہ کا فائدہ دیتے ہین اور جہان اصلی ہین وہان تمام لفظ بہیئت مجموعی معنی مصدری وغیرہ پر دال ہو جیسے فارسی مین۔ مثلاً ساخت تاخت۔ آمد۔ آورد۔ سوز گداز۔ لوٹ دبا تراش وخراش کے آخر مین باوجودیکہ ت۔ د۔ ز۔ ش اصلی ہین لیکن یہ سب لفظ

ہیئت مجموعی معنی مصدری پر دلالت کرتے ہین۔ فتامل۔

ت۔ یہ حرف بعضے کلمات کے آخر مین آکر فائدہ معنی مصدری کا دیتا ہی۔ جیسے
لاگت۔ رنگت۔ سنگت۔ منت۔ چاہت۔ بادشاہت۔ کھپت۔ نپت۔ بچت۔ چلت۔ بھرت
وغیرہ مین اور پڑہنت۔ گڑنت۔ لڑنت۔ لپٹنت وغیرہ مین۔

ٹ۔ یہ حرف بھی بعضے کلمات کے آخر مین افادہ معنی مصدری کا کرتا ہی جیسے بناوٹ۔
بساوٹ۔ سجاوٹ۔ رکاوٹ۔ گاوٹ۔ لگاوٹ۔ گھلاوٹ۔ وغیرہ مین۔ اور کاٹ چاٹ
وغیرہ اور کاٹ چھانٹ۔ لاگ ڈانٹ وغیرہ اور الٹ پلٹ۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ کاٹ پلٹ
وغیرہ مین اور چھوٹ لوٹ وغیرہ مین واو معروف سے اور کھوٹ لوٹ وغیرہ مین
واو مجہول سے اور لپیٹ۔ سمیٹ وغیرہ مین یاے مجہول سے

ج۔ یہ حرف بھی بعضے کلمات کے آخر مین افادہ معنی مصدری کا کرتا ہے
جیسے۔ اونچ۔ گرج۔ کراو چنبا۔ اور گرجنا کے محل پر بولا جاتا ہی اور کھوج۔ کہ جستجو کرنے
کے معنی پر آتا ہے۔

چ۔ یہ حرف بھی آخر الفاظ مین فائدہ مصدریت کا دیتا ہی جیسے۔ جانچ۔ کھینچ
سونچ۔ اونچ۔ پیچ۔ وغیرہ مین۔

د۔ یہ حرف بھی آخر مین الفاظ کے مصدریت کے واسطے آتا ہے جیسے اچھل کود
اچھلنے کودنے کے معنی پر۔

ڈ۔ یہ حرف بھی آخر کلمات مین معنی مصدری پیدا کرتا ہی جیسے گھمنڈ۔ بھڑبھنڈ
وغیرہ مین۔

ر۔ یہ حرف بھی بعضے کلمات کے آخر مین مصدریت کا افادہ کرتا ہی جیسے بھگدر،

اور کھار پھنکھار پھیر پھار گھیر گھار وغیرہ مین اور کبھی نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا
ہی جیسے ادھر وسط ہوا کے معنی پر منسوب بہ نصفت ۔ دنیم

ڑ ۔ یہ حرف بھی کلمات کے آخر مین مصدریت کا فائدہ دیتا ہی جیسے بھاگڑ بھاگنے کے معنی پر اور اکھاڑ پچھاڑ ۔ بگاڑ چھیڑ چھاڑ وغیرہ مین اور نسبت کیواسطے بھی آتا ہی جیسے اندھڑ منسوب آندھی کی طرف ۔

س ۔ یہ حرف بعضے الفاظ کے اول مین آکر خوب اور نیک کے معنی کا فائدہ بخشتا ہی اور ہمیشہ مضموم ہوتا ہی جیسے سڈول سجیل سکند سگھڑ ۔ اور آخر مین آکر معنی مصدری کا فائدہ بخشتا ہی جیسے مٹھاس کھٹاس ۔ انچاس بنچاس مٹاس بکاس بیاس اور پیس گھٹس لٹس وغیرہ مین کہ پٹس مردے پر ماتم کرنے کو کہتے ہین ۔ اور گھٹس جاسے تنگ وتاریک مین نفس کے تنگی کرنے اور دم کے بند ہو جانے کو اور لٹس غارتگری وتاراج کو کہتے ہین ۔

ک ۔ یہ حرف ابتدائے الفاظ مین آکر خلاف کے معنی کا فائدہ دیتا ہی اور ہمیشہ مضموم ہوتا ہی جیسے کڈھب ۔ خلاف طور کے معنی پر آتا ہی ۔ اور کراہ خلاف راہ کے محل پر بولا جاتا ہی ۔ اور کڈھنگا ۔ اسس شخص کو کہتے ہین جسکے افعال خلاف دستور ہون ۔ اور آخر کلمات مین جگہ پاکر معنی مصدری کا افادہ کرتا ہی جیسے اٹھک بیٹھک ۔ ٹھنڈک ۔ سیاک ۔ گنجلاک ۔ پھبک ۔ بہاک ۔ بھنک ۔ چھڑک ۔ جکڑ وک جھک جھک ۔ اور پھوک پھوک روک ٹوک ۔ جھاڑ پھونک وغیرہ مین ۔ اور کبھی تصغیر کے لیے آتا ہے جیسے ڈھولک کہ چھوٹے سے ڈھول کو کہتے ہین ۔ اور تنکا لک کہ قلیل سی سیاہی کو بولتے ہین ۔ اور کبھی نسبت کے واسطے آتا ہی جیسے لے پالک یعنی کہ لے پالک اُس

لڑکے کو کہتے ہین جو منسوب ہوتا ہو اپنے صُلبی اور نسلی اولاد کی طرف۔

گ یہ حرف بھی آخر کلمات مین مصدری معنی پیدا کرتا ہو جیسے جاگ جاگنے کے معنی پر اور لاگ لگاؤ کے معنی پر اور بھاگا بھاگ بھاگنے کے معنی پر آتا ہو۔

ل ۔ یہ حرف مصادر کے درمیان مین کہین تعدیہ صرف کے واسطے آتا ہو جیسے پینا سے پلانا۔ جینا سے جلانا۔ دینا سے دلانا۔ کھانا سے کھلانا۔ وغیرہ اور کہین قبل الف تعدیہ کے آکر فائدہ تعدیہ کی تاکید کا دیتا ہو جیسے۔ دکھانا سے دکھلانا بتانا سے بتلانا۔ بٹھانا سے بٹھلانا۔ سکھانا سے سکھلانا۔ کھپانا سے کھپلانا پس ظاہر ہو کہ اگرچہ دکھانا۔ بتانا سکھانا وغیرہ مین بھی تعدیہ ہے مگر دکھلانا۔ بتلانا۔ وغیرہ مین لام نے آکر تعدیہ کو موکّد کر دیا ہو۔ الحاصل اِن مصادر مین لام زائد اور بیکار نہین ہو فائدہ تعدیہ کی تاکید کا دیتا ہو۔ فتامل۔

(تنبیہ) یہ جو بعضے فصحاے متاخرین ان مصادر مین لام کو اپنے نزدیک زائد و بیکار سمجھکر اُن کے استعمال ہی سے نظم و نثر مین مانع ہین اُن کی غلط فہمی ہو۔ ہرگز یہان لام زائد و بیکار نہین ہو۔ ہان خود اُن کو اپنے مقام پر اُن مصادر کے استعمال کے ترک کر دینے کا اختیار ہو۔ کہ ہر ایک اپنے طور پر اخذ و ترک الفاظ کا مختار ہو اور آخر الفاظ مین مصدریت کا فائدہ دیتا ہو جیسے بول چال۔ دیکھ بھال وغیرہ مین۔ اور کبھی نسبت کے واسطے آتا ہو جیسے بوجھل گھٹیل۔ سوٹل وغیرہ مین۔

ن ۔ یہ حرف بعضے کلمات کے آغاز مین نفی کے واسطے آتا ہو اور ہمیشہ مکسور ہوتا ہو جیسے نبل۔ نڈر۔ نچلا۔ نکما۔ نموہا۔ نہتھا۔ نگوڑا۔ نکھٹو۔ نتاوان وغیرہ مین اور آخر الفاظ مین کبھی مصدریت کے معنے ظہور مین لاتا ہو۔ جیسے اُوجھڑ بُن۔ رٹن کھپن

اور اُلجھن۔ اینٹھن۔ تڑپن۔ جلن۔ سوجن۔ پھڑکن۔ دھڑکن۔ وغیرہ مین۔ اور کبھی نسبت کے لیے آتا ہی جیسے سہاگن۔ ناگن وغیرہ مین۔ سہاگ۔ اور ناگ کی طرف نسوب اور کبھی تانیث کا فائدہ دیتا ہی جیسے بھنگڑن۔ تیلن۔ جوگن۔ دھوبن۔ مالن وغیرہ مین۔ اور آخر مین اُن اسمار مونثہ کے کہ جن کے آخر مین کلمہ یا ہو جمع کے لیے آتا ہے جیسے پنکھیا کی جمع پنکھیان۔ جانگیا کی جمع جانگیان۔ ڈبیا کی جمع ڈبیان۔ پڑیا کی جمع پڑیان۔ گڑیا کی جمع گڑیان۔ چڑیا کی جمع چڑیان۔ بڑھیا کی جمع بڑھیان۔ ہنڈیا کی جمع ہنڈیان آتی ہین اور کبھی یہ نون لفظ کے درمیان مین قبل جمع کے واو نون کے زائد بھی آجاتا ہی جیسے لفظ دو نون مین اور اسے نون وقایہ بھی کہہ سکتے ہین۔ چنانچہ نون وقایہ الفاظ عربیہ مین اکثر آیا ہی۔

و۔ یہ حرف تین طرح پہ آتا ہی یعنی واو کی تین قسمین ہین۔ معروف۔ مجہول۔ موقوف پس واو معروف بعضے کلمات و اسما کے آخر مین کبھی افادہ فاعلیت کا کرتا ہے جیسے جھگڑو۔ لگو۔ ہگو۔ للو۔ بدھو۔ نکو۔ جھاڑو۔ وغیرہ مین اور کبھی فائدہ مفعولیت کا دیتا ہی جیسے پالو کہ پرورش یافتہ جانور کے معنی پر بولا جاتا ہی اور کبھی تذکیر اسم کا فائدہ بخشتا ہی جیسے اُلو۔ کلو۔ بدھو۔ نتھو۔ ٹھو۔ چھتو۔ مُنو۔ جگنو وغیرہ مین اور واو جو آخر اسما مین کبھی تانیث اسم کا فائدہ دیتا ہی جیسے ننو۔ کلو۔ بدھو۔ رمو۔ کمو۔ تمو۔ ٹلو۔ للو۔ وغیرہ مین۔ اور کبھی مصدریت کا فائدہ دیتا ہی جیسے تو تو مین مین۔ للو پتو [سلہ: "تمو" کے اوپر حاشیے کا نشان]

اور کبھی جملہ اسمائے مذکر و مونث دونون کے آخر مین درحالیکہ وہ اسما مخاطب ہون جمع کے لیے آتا ہی بدون نون کے جیسے مومنو۔ کافرو۔ زاہدو۔ مطربو۔ سفیو۔ بلبلو قمریو۔ بتو۔ گاؤ۔ لوگو۔ دوستو وغیرہ مین۔ اور فعل امر حاضر کے آخر مین بھی آکر فائدہ

عورتون کے محاورہ مین زنان کو کہتے ہین ۱۲

تسکین پھلا سا ۱۲

[illegible]

جمع کا دیتا ہو۔ جیسے آؤ۔ جاؤ۔ اُٹھو۔ بیٹھو۔ دیکھو۔ سُنو۔ روؤ۔ سوؤ۔ دھوؤ۔ کھوؤ
وغیرہ مین۔ اور نون کے ساتھ بھی آخر اسما مین جمع کے واسطے آتا ہو درحالیکہ وہ
اسما غائب ہون حاضر نہ ہون۔ جیسے مومنون کو۔ زاہدون کو۔ بلبلون مین۔ قمریون
مین۔ بتون سے۔ گلون سے۔ مطربون کے۔ مغنیون کے۔ اور واؤ موقوف کی
شناخت یہ ہے کہ آخر مین اُن اسما کے واقع ہوتا ہے جن مین اس واؤ
کے قبل الف واقع ہو۔ جیسے بھاؤ (نرخ اشیا ۱۲)۔ تاؤ۔ گاؤ (ملک کلان ۱۲)۔ ناؤ۔ ہواؤ (حوصلہ ۱۲) وغیرہ مین اور کبھی
امر کے بعضے صیغون کے آخر مین آکر اُنھین مصدر کر دیتا ہے۔ جیسے بناؤ۔ بہاؤ
بچاؤ۔ بجاؤ۔ جماؤ۔ دکھاؤ۔ کھنچاؤ۔ لگاؤ۔ رکاؤ۔ وغیرہ مین کہ یہ سب الفاظ (آلائش ۱۲)
بننا۔ بہنا۔ بچنا۔ بجنا۔ جمنا۔ دکھنا۔ کھنچنا۔ لگنا۔ رُکنا کے معنی پر آتے ہین۔ اور
کبھی آخر کلمات مین نسبت کے واسطے آتا ہو۔ جیسے پچھاؤ۔ باد مغربی کے
معنی پر منسوب بچھم کی طرف۔ اور حرف واؤ بعضے مصادر متعدی کے درمیان
مین۔ بعد الف تعدیہ کے آکر فائدہ تعدیہ در تعدیہ کا دیتا ہے جیسے۔ اُٹھوانا۔
بنوانا۔ پڑھوانا۔ لکھوانا۔ کھنچوانا۔ وغیرہ کہ اُٹھانا۔ بنانا۔ پڑھانا وغیرہ متعدی بیک
مفعول تھے۔ اب اُٹھوانا۔ بنوانا۔ پڑھوانا وغیرہ متعدی بدو یا سہ مفعول ہوگئے
تنبیہ۔ بعضے وہ مصادر جو صرف الف تعدیہ ہی کے آنے سے متعدی بدو مفعول
ٹھہرتے ہین فی زماننا متروک الاستعمال ہین۔ یعنے فصحاے متاخرین اُن کو
نہین استعمال کرتے۔ جیسے سِلانا۔ سینا۔ کا متعدی کٹانا۔ کٹنا۔ کا متعدی کھنچانا کھینچنا
کا متعدی۔ لکھانا۔ لکھنا کا متعدی بدو مفعول۔ پس اِن کے تمام مقام پر وہی
مصادر جو الف اور واو دونون کے لانے سے متعدی بدو مفعول ہوجاتے ہین

بولے جاتے ہین۔ یعنی کٹانا کے محل پر کٹوانا۔ کھنچانا کے محل پر کھنچوانا۔ لکھانا کے محل پر لکھوانا۔ سلانا کے محل پر سلوانا بولا جاتا ہی اور یہ حرف کبھی مخلوط التلفظ بھی ہوتا ہی جیسے سوانگ۔ مانگ کے وزن پر یعنے سوانگ کا واؤ لکھا تو جاتا ہی لیکن وزن مین نہین آتا ہی۔

ہ۔ یہ حرف بھی آخر کلمات مین افادہ مصدریت کا کرتا ہی جیسے بوجھ۔ سوجھ اونگھ۔ اُٹھ بیٹھ۔ وغیرہ ہین کہ یہ سب الفاظ مصدر کے معنی پر بھی آتے ہین اور یہ حرف کبھی بعضے حرف کے ساتھ مخلوط ہوکر بھی بولا جاتا ہے یعنی اچھی طرح تلفظ مین نہین آتا۔ جیسے ہاتھ۔ ساتھ۔ لکھا۔ پڑھا۔ اچھا۔ گچھا۔ کنگھی۔ بدھی۔ بگھی وغیرہ مین ادا ایسی ہے کہ ہاے مخلوط التلفظ کہتے ہین کہ وزن مین نہین آتی۔ اور یہ ہے مختص ہی زبان ہندی الاصل کے ساتھ جیسے ہاے مختفی مختص ہی زبان فارسی کے ساتھ اور یہ ہاے مخلوط التلفظ درمیان مین الفاظ کے یا آخر مین آتی ہی۔

ی۔ اِس حرف کے بھی تین قسمین ہین۔ معروف۔ مجہول۔ موقوف۔ پس یاے معروف کبھی الفاظ کے آخر مین آکر افادہ معنی مصدری کا کرتی ہے جیسے چوڑائی۔ لمبائی۔ گہرائی۔ برائی۔ بھلائی۔ اونچائی۔ سچائی۔ گلائی۔ سمائی۔ بیچی۔ بیرخی۔ آپادھاپی۔ ہماہمی۔ ہنسی۔ دل لگی۔ وغیرہ مین۔ اور کبھی فاعلیت کے معنی کا فائدہ دیتی ہی جیسے تنبولی۔ تیلی۔ دھوبی۔ گندھی وغیرہ مین کہ تنبولی پان بیچنے والے کو۔ اور تیلی تیل بیچنے والے کو اور دھوبی کپڑے دھونے والے کو اور گندھی عطر اور پھلیل بیچنے والے کو کہتے ہین۔ اور کبھی نسبت کا فائدہ بخشتی ہے جیسے دہانی۔ جلیبی۔ بسنتی۔ فالسائی۔ گلابی۔ سنہری وغیرہ

ہین کہ ہر ایک اُن ہین سے اک رنگ خاص کا نام ہی۔ اور کبھی اسما
و افعال دونون کے آخر ہین آکر تانیث اسم اور تانیث فاعل و مفعول کی
علامت ہوجاتی ہی جیسے اندھی۔ لنگڑی۔ گونگی۔ ہرنی۔ گھوڑی۔ گدھی
وغیرہ ہین علامت تانیث اسم کی ہے۔ اور اُٹھی۔ بیٹھی۔ آئی۔ گئی
دیکھی۔ کہی۔ سُنی وغیرہ افعال ہین علامت تانیث فاعل و مفعول
کی ہے۔ اور یاے مجہول آخر ہین اُن اسما و مصادر کے آکر جن کے
آخر ہین الف ہو علامت اسم و مصدر کی قرار پاتی ہے۔ جیسے بیلے
کا پھول۔ موتیے کا عطر۔ اور جیسے آنے کا وقت۔ جانے کا محل
اور آخر ہین فعل امر حاضر کے دخل پاکر امر حاضر کو صیغہ امر غائب کا بنا دیتی ہی۔
جیسے کوئی حکم دے کہ فلان شخص۔ فلان مقام سے اُٹھے۔ اور فلان شخص
فلان جگہ بیٹھے اور فلان شخص فلان مقام سے آئے۔ اور فلان شخص
فلان جگہ جائے یا روئے یا سوئے۔

تنبیہ۔ یہ جو آئے۔ جائے۔ پائے۔ کھائے۔ لائے وغیرہ۔ یا روئے
دُھوئے۔ سوئے وغیرہ ہین کبھی بجاے ہمزہ واو بھی بولتے ہین اور لکھتے
ہین۔ یعنے آوے۔ جاوے۔ پاوے۔ روشنے۔ سووے۔ دُھووے
مولف کے عندیہ ہین نہایت غیر فصیح بلکہ غیر صحیح ہے۔ اور جو جواب ہی یا باشد کا
ترجمہ ہی اسکے بعد تو واو اور یے دونون کے لانیکی کوئی ضرورت ہی نہین ہی کہ
فقط ہو پر مدعا تمام ہوجاتا ہی اور واو و یے زائد ٹھہرتے ہین۔ جیسے اِس
شعر ہین کسی کے ؎

گل وہ دکھاؤن کہ چمن محو تماشا ہووے دیکھنے کا اُسے کچھ ذوق تو پیدا ہووے
یہان ہو کے آخر مین واؤ اور ی کے بڑھانیکی کچھ حاجت نہ تھی مطلب
ہو ہی پر تمام ہو گیا تھا۔ پس یہی وجہ ہے کہ ہووے کو متاخرین نے ترک
کر دیا ہی ہرگز اپنے کلام مین ہووے نہین لاتے ہین۔ اور یہ جو ہو کے آخر مین
کبھی ہمزہ اور ی بڑھا کر ہوئے بولتے ہین بلکہ شعرا روئے سوئے۔ دھوئے
وغیرہ کا قافیہ بھی گردانتے مین۔ یہ مؤلف کے نزدیک زوائد مین کیسا محض
غلط ہی۔ اور کبھی یائے مجہول اُس اسم کے آخر مین کہ جس کے آخر مین الف
ہو۔ اور فعل واحد ماضی مذکر کے آخر مین آکر جمع اسم و جمع فاعل و مفعول کی
علامت بنجاتی ہی۔ جیسے تماشا کی جمع تماشے۔ دلاسا کی جگہ دلاسے۔ بتاسا
کی جمع بتاسے۔ جنگلا کی جمع جنگلے بنگلا کی جمع بنگلے۔ کوٹھا کی جمع کوٹھے
اور جیسے اُٹھا اور اُٹھایا گیا کے فاعل اور مفعول کی جمع اُٹھے۔ اور اُٹھائے
گئے اور بیٹھا اور بٹھایا گیا کے فاعل اور مفعول کی جمع بیٹھے۔ اور بٹھائے
گئے۔ اور دیکھا اور دکھایا گیا کے فاعل و مفعول کی جمع دیکھے اور دکھائے
گئے آتی ہی۔ اور کبھی یائے مجہول نون کے ساتھ آخر مین اُن اسمائے مؤنث
کے کہ جن کے آخر مین یائے معروف نہ ہو جمع کے لیے آتی ہی۔ جیسے رسم کی جمع رسمین
قسم کی جمع قسمین۔ بات کی جمع باتین۔ رات کی جمع راتین۔ صورت کی جمع
صورتین۔ مورت کی جمع مورتین۔ مرچ کی جمع مرچین۔ کرچ کی جمع کرچین
آنکھ کی جمع آنکھین۔ بھون کی جمع بھوین۔ پلک کی جمع پلکین۔ ہوا کی جمع
ہوائین۔ جفا کی جمع جفائین۔ ادا کی جمع ادائین۔ ناؤ کی جمع ناوین۔ گا

کی جمع گاوین۔ رائے کی جمع رائین۔ گائے کی جمع گائین۔ اور کبھی یائے مجہول اُن اسمائے مذکر کے بھی آخر مین کہ جن کے آخر مین لفظ وان ہو جمع کے واسطے لائی جاتی ہے جیسے چھانوان کی جمع بھاوین۔ پرچھانوان کی جمع پرچھاوین۔ کنوان کی جمع کنوئین۔ دھوان کی جمع دھوین آتی ہی۔ اور یائے موقوف کی شناخت یہ ہے کہ آخر مین اُن افعال و اسما کی آتی ہے جن مین قبل اس کے کہ الف واقع ہو یا واو مجہول جیسے آئے جائے پائے وغیرہ مین یا روئے سوئے کھوئے وغیرہ مین یا جیسے گائے اور رلتے مین۔ اور یہ حرف یعنی حرف یای تحتانی کبھی بعضے حروف کے ساتھ مخلوط ہوکر بھی بولا جاتا ہی یعنے اچھی طرح تلفظ اور وزن مین نہین آتا ہے۔ جیسے بیاہ۔ پیار۔ پیاز۔ پیاس۔ سیان۔ دھیان۔ میان وغیرہ مین کہ ان سب کو فصحاے متاخرین فاع کے وزن پر بولتے ہین۔ فعول کے وزن پر نہین بولتے۔ اور اس طرح کی ے یعنی یائے مخلوط التلفظ مختص ہی زبان ہندی الاصل کے ساتھ اور درمیان مین الفاظ کے آتی ہے۔

کا ۱۲ ہاکلا فیوس ۱۲

باب دوسرا

بعضے الفاظ ہندیہ کے بیان مین کہ کہان کہان آتے ہین
اورکن کن معنی پراستعمال پاتے ہین

(آت) یہ کلمہ آخر کلمات مین معنی مصدری کا فائدہ دیتا ہی جیسے برسات بہتات وغیرہ مین۔

(آر) یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین افادہ مصدریت کا کرتا ہی۔ جیسے پھٹکار پھنکار کھنکار وغیرہ مین اور کبھی فاعلیت کا فائدہ دیتا ہی جیسے سنار۔ لہار وغیرہ مین۔

(آل) یہ کلمہ آخر الفاظ مین معنی نسبتی کا فائدہ دیتا ہی جیسے دھمال کہ دہم دہم کی آواز کی طرف منسوب ہے اور سسرال کہ منسوب بخانۂ خسر ہی اور کلال کہ کلوار اک قوم ہی شراب فروش اُس کی طرف منسوب ہی اور گلال کہ اُس سُرخ چیز کے معنی پر ہے جس کو ہندو باہم ہولی مین ایک دوسرے پر ڈالتے ہین منسوب بہ گل سُرخ۔

(آن) باعلان نون اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین آکر مصدریت کا اظہار کرتا ہی جیسے اُٹھان۔ اُڑان۔ اُٹھان۔ بچان۔ جوڑان۔ لمبان۔ چھپان بنان وغیرہ مین۔

(اَن) اک کلمہ ہی کہ بعضے کلمات کے اوّل مین آکر فائدہ نفی کا دیتا ہی اور مفتوح ہوتا ہی۔ جیسے اَن پڑھ۔ اَنجان۔ انگھڑ۔ انگنا۔ اَنکھی۔ اَنمل۔ انملا۔ انمول۔ انہونی وغیرہ کہ اَن پڑھ کا ناخواندہ پر۔ انجان کا نہ جاننے والے پر۔ انگھڑ کا نادرست چیز پر

اَنُل۔ کا میل نہ کرنے والی شے پر۔ اَنملا کا نہ ملنے والے شخص پر۔ اَنگنا۔ کا جو شے شمار مین نہ آئے اُس پر۔ اَنکہی۔ کا سخن ناگفتہ بہ پر۔ اَنہُونی کا امر ناشدنی پر اطلاق کرتے ہین۔

(اَدہ) اک کلمہ ہر کہ بعضے کلمات پر مصدر ہوکر نصف اور نیم کے معنی کا فائدہ دیتا ہر جیسے اَدھ کچرا۔ اَدھ گلا۔ اَدھ کچلا۔ اَدھموا۔ وغیرہ مین کہ اَدھ کچرا اور ادھ گلا نیم خام کو اور ادھ کچُلا۔ نیمکوب کو اور اَدھموا نیمجان کو کہتے ہین۔

(بے) یہ کلمہ بعضے کلمات کے اول مین ملحق ہوکر بیرون اور بغیر کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے بیچین۔ بیڈھب۔ بیڈھنگا۔ بیلے روپ۔ بیکل۔ وغیرہ مین۔

تنبیہ۔ یہ لفظ فارسی مین بھی اِسی محل اور اِنھین معنی پر آتا ہر۔ مانند بیجا بیسود۔ بیکار۔ وغیرہ کے پس مشترک ہر ہندی اور فارسی مین۔

(یا) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین جگہ پاکر کبھی معنی مصدری کا فائدہ دیتا ہر۔ جیسے بُڑاپا۔ چھٹاپا۔ جلاپا۔ دُبلاپا۔ مٹاپا۔ کٹاپا۔ وغیرہ مین۔ اور کبھی وقت اور زمانے کے معنی کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے بُڑھاپا۔ رنڈاپا وغیرہ مین۔

(پن اور پنا) اک کلمہ ہر کہ بعضے الفاظ کے آخر مین آکر افادہ مصدریت کا کرتا ہر۔ جیسے بچپن۔ بانکپن۔ اڑکپن۔ ڈھیٹ پن۔ بھولا پن۔ ٹراپن۔ پتھلا پن وغیرہ اور جیسے بچپنا۔ بانکپنا۔ لڑکپنا۔ ڈھیٹ پنا وغیرہ مین۔

(تا) اک کلمہ ہے کہ امر حاضر کے صیغون کے آخر مین آکر اُن کو ماضی تمنائی کر دیتا ہے۔ جیسے آتا۔ جاتا۔ اُٹھتا۔ بیٹھتا۔ کہاتا۔ پیتا۔ روتا۔ سوتا۔ جاگتا۔ وغیرہ

مین چنانچہ کہتے ہین کہ فلان شخص فلان مقام سے آتا یا جاتا - تو خوب تھا - یا فلان شخص فلان جگہ سے اُٹھتا - یا فلان مقام پر بیٹھتا تو مناسب تھا - اور کبھی صیغہ فاعل کا بنا دیتا ہے - جیسے آتا - جاتا - آئندہ اور رفتہ کے معنی پر اور اُٹھتا بیٹھتا - خیزندہ و نشستہ کے معنی پر اور گرتا پڑتا افتان خیزان کے معنی بولا جاتا ہی - اور کلمہ تا لفظ ہوا کے ساتھ آخر صیغہ امر مین ملحق ہوکر اُس کو فاعل حالیہ کے معنی پر کر دیتا ہی - جیسے آتا ہوا - جاتا ہوا - روتا ہوا - سوتا ہوا - کھاتا ہوا پیتا ہوا - یعنی درحالیکہ چلا آتا ہی - چلا جاتا ہی رو رہا ہے - سو رہا ہے - کھا رہا ہے - پی رہا ہے - اور کلمہ تا لفظ ہے کے ساتھ آخر صیغہ امر مین داخل ہوکر اُس کو صیغہ زمانہ حال یعنی موجود کا کر دیتا ہی - جیسے آتا ہی جاتا ہی - کرتا ہی - ڈرتا ہی - روتا ہی - سوتا ہی - کھاتا ہی - پیتا ہی وغیرہ مین -

(جا) اک کلمہ ہے کہ بیشتر اُس کو مصدر مین قبل علامت مصدری کے یعنے نا کے تاکید فعل کے واسطے لاتے ہین جیسے آجانا - پا جانا - کر جانا - مر جانا اڑجانا - گر جانا - اُٹھ جانا - بیٹھ جانا - وغیرہ مین کہ جا یہان سواے تاکید فعل کے اور کوئی معنی نہین دیتا - اور یہی صورت ہے کلمہ دے - اور لے کی کہ یہ بھی مصدر مین قبل علامت مصدری کے محض تاکید فعل ہی کے لئے آتے ہین جیسے بھر دینا - کر دینا - اُٹھا دینا - بٹھا دینا - وغیرہ مین یا جیسے بھر لینا - کر لینا - اُٹھا لینا - بٹھا لینا - وغیرہ مین

(دان) باعلان نون اک کلمہ ہے کہ آخر مین بعضے اسما کے ملحق ہوکر افادہ ظرفیت کے معنی کا کرتا ہے - جیسے اوگالدان - پاندان - پیکدان - خاصدان

وغیرہ مین۔

تنبیہ۔ یہ کلمہ فارسی مین بھی اسی محل اور انھین معنی پر آتا ہے مانند تابدان۔ دیگدان قلمدان۔ نمکدان۔ وغیرہ کے۔ لیکن فارسی مین باخفائے نون آتا ہو اور ہندی مین باعلان نون۔

(دانی) یہ کلمہ بھی آخر اسما مین آکر فائدہ ظرفیت کا دیتا ہے جیسے بیسن دانی۔ تلیدانی۔ سُرمیدانی۔ ناسدانی۔ وغیرہ مین۔

(را) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے ادھورا۔ آدھے کی طرف منسوب۔ اور لنڈورا۔ لُنڈ مُنڈ۔ آدمی کی طرف منسوب۔ اور چٹورا۔ چاٹ بنانے والے یعنے ذائقہ زبان کی پرورش کرنے والے آدمی کی طرف منسوب۔ اور سُٹھورا۔ وہ طعام زچہ جس مین سونٹھ پڑتی ہو سونٹھ کی طرف منسوب اور کبھی فاعلیت کے واسطے لایا جاتا ہو جیسے ہتیارا۔ ہتیا لینے والے کو کہتے ہین یعنے کسی کا خون اپنی گردن پر لینے والا۔

(ڑا) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین فاعلیت کے معنی پیدا کرتا ہو جیسے بھگوڑا۔ ہگوڑا۔ مُتوڑا وغیرہ مین واو مجہول سے۔

(سا) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین تشبیہ کے لیے آتا ہو جیسے تم سا ہم سا۔ تجھ سا۔ مجھ سا۔ ایسا۔ ویسا۔ جیسا۔ کیسا وغیرہ مین۔

(سال) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین جگہ اور مکان کے معنے کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے ٹکسال۔ گھڑسال۔ پنسال۔ وغیرہ مین کہ ٹکسال۔ دار الضرب کو

کہتے ہین جہان پیسا روپیا اشرفی بنائین اور کھنڈسال۔ وہ مکان جہان شکر وغیرہ بنتی ہے اور پیمال۔ وہ جگہ جہان ہمواری زمین کی شناخت کے لیئے پانی جاری کرکے پیمائش کرتے ہین۔

(گا) یہ کلمہ آخر مصدر ممالہ مین لحق ہوکر مصدر مین صیغہ مستقبل کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن جس مصدر ممالہ کے آخر مین یہ کلمہ آتا ہے اُسکے قبل کلمہ نفی یعنے لفظ نہین کا بھی ضرور ہوتا ہے اور یہ نفی نفی تاکیدی ہوتی ہے۔ جیسے نہین آنے کا۔ نہین جانے کا۔ نہین کرنے کا۔ نہین مرنے کا کے محل پہ ہرگز نہ آوے گا۔ ہرگز نجاوے گا۔ ہرگز نہ کرے گا۔ ہرگز نہ مرے گا بولا جاتا ہے۔ فائدہ بعضے فصحا نے ان کلمات کے استعمال کو ترک کر دیا ہے اور اپنے متروکات سے لکھا ہے پس معلوم نہین کہ وجہ ترک کی کیا ہے۔

(کار) یہ کلمہ آخر کلمات مین آکر فائدہ مصدریت کا بخشتا ہے جیسے پھٹکار۔ دُتکار۔ جھنکار۔ چھنکار۔ وغیرہ کہ ان الفاظ مین (کار) علامت مصدری ہے۔

(گا) یہ کلمہ استقبال کے صیغون کے آخر مین آتا ہے جیسے آئے گا۔ پائے گا جائے گا۔ اُٹھے گا بیٹھے گا۔ اور کبھی آخر مین بعضے کلمات کے آکر فائدہ نسبت کے معنے کا دیتا ہے۔ جیسے۔ اڑنگا۔ گرنگا۔ ننگا دھڑنگا وغیرہ مین۔

(لائی) یائے معروف سے اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین آکر مزدوا جرت کے

معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے دُھلائی۔ کپڑوں کے دھونے کی اُجرت کو ڈھلائی بار برداری کی اجرت کو سِلائی کپڑے سینے کی اُجرت کو بولتے ہین۔

(ئل) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین نسبت کے واسطے آتا ہے۔ جیسے بھٹیل۔ بھٹ کے طرف منسوب کہ بھٹ مسخرہ کو کہتے ہین۔ اور کھٹمل کھاٹ کی طرف منسوب کہ کھاٹ یا رپائی کو کہتے ہین۔

(مہا) اک کلمہ ہے کہ بعضے کلمات پر مصدر ہو کر بزرگ اور بڑے کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے۔ مہاجال۔ مہادیو۔ مہاراج وغیرہ مین کہ مہاجال۔ بڑے جال کو۔ اور مہادیو۔ ہنود کے اک بڑے اوتار کو۔ اور مہاراج بڑے راجہ کو کہتے ہین۔

(نا) اک کلمہ ہے کہ ہندی مین واضح تر اور مشہور تر علامت مصدر ہے یعنی بیشتر اسی کلمہ کو افعال امر حاضر کے آخر مین مصدر بنانے کے واسطے لاتے ہین جیسے آنا۔ جانا۔ ڈرنا۔ کرنا۔ رہنا۔ ہونا۔ ہنسنا بولنا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ دیکھنا۔ سُننا وغیرہ مین۔

تنبیہ۔ درحالیکہ مفعول کسی فعل کا مؤنث ہو تو اُس حالت مین جیسے بعضے اِس علامت مصدری یعنی کلمۂ نا کے الف کو یاے معروف سے بدل کر بولتے ہین۔ جیسے اِس طرح کہ بات کرنی مشکل ہے۔ یا روٹی کھانی دُشوار ہو گئی۔ یا نماز پڑھنی آسان نہین۔ یہ محاورہ خاص فصحاے دہلی یا فصحاے متقدمین لکھنؤ کا ہے۔ فصحاے متاخرین لکھنؤ یون نہین بولتے

بلکہ یہ لوگ خواہ مفعول مؤنث ہو خواہ مذکر کسی حال مین علامت مصدری کو تغیر نہین دیتے یعنے بات کرنا۔ روٹی کھانا۔ نماز پڑھنا ہی کہین گے۔ بات کرنی روٹی کھانی۔ نماز پڑھنی۔ نہ بولین گے کیونکہ ان کا قول یہ ہے کہ آج تک علامت مصدری کی سوا (نا) کے (نی) یاے معروف سے نہین سُنی اور قواعد زبان اُردو کے جامعین قدیم مین سے بھی کسی نے کہین نہین لکھی پس علامت کسی چیز کی کیونکر بدل سکتی ہے۔ کس واسطے کہ اگر شناخت ہی کسی شئے کی بدل جائے گی تو وہ شئے پہچانی ہرگز نہ جائیگی چنانچہ مؤلف ہیچمدان بھی اس قول کو مسلم رکھتا ہے اور اسی طرف ہے کہ کسی حال مین علامت مصدری کو تغیر دینا نہ چاہیے اور بحال خود ہی رکھنا چاہیے۔ فائدہ۔ چند مصدر زبان اُردو مین ایسے بھی استعمال پائے ہین جن کی ایک لفظ فارسی اور ایک لفظ ہندی سے ترکیب دی گئی ہے۔ جیسے گزرنا۔ گذارنا۔ شرمانا۔ گرمانا۔ فرمانا۔ خریدنا۔ ورغلانا وغیرہ کہ پہلا لفظ ان مین فارسی کا ہے اور دوسرا لفظ ہندی کا یعنی گذر گزار۔ شرم۔ گرم۔ فرما۔ وغیرہ۔ یہ سب کلمات فارسی ہین اور کلمہ نا۔ یا۔انا۔ ہندی ہین۔

(نت) اک کلمہ ہے کہ بعضے الفاظ کے آخر مین نسبت کے واسطے آتا ہی جیسے بھمنت۔ بچنت۔ اور ظاہر اساونت بھی اسی قبیل سے معلوم ہوتا ہی (نی) یاے معروف کے ساتھ اک کلمہ ہے کہ آخر اسما مین ملحق ہو کر تانیث اسم کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے اُونٹنی۔ شیرنی۔ سورنی۔ ہتھنی۔ ہندنی

راگنی۔ ناگنی۔ وغیرہ مین اور کہین نسبت کے معنے کا افادہ کرتا ہے جیسے جوگنی۔ گوندنی۔ نُہرنی۔ وغیرہ مین۔ کہ جوگنی جوگ کی طرف اور گوندنی گوند کی طرف اور نُہرنی نُہ کی طرف کہ ناخن کو کہتے ہین منسوب ہے۔ اور یاے مجہول کے ساتھ اک کلمہ ہے حروف روابط مین سے کہ فعل متعدی کے فاعل کے بعد اکثر کلام مین آتا ہے چنانچہ بولتے ہین۔ زید نے لکھا۔ عمر نے پڑھا یا کھایا۔ یا پیا یا لیا یا دیا۔

تنبیہ۔ یہ جو کبھی کلمۂ مذکور کو فعل لازمی کے فاعل کے بعد بھی لاتے ہین یعنی یون بول جاتے ہین کہ زید نے رو دیا۔ عمر نے ہنس دیا۔ یہان مؤلف کے نزدیک نے کے لانے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی اور بغیر نے ہی کے بولنا فصیح معلوم ہوتا ہے۔ یعنی زید رو دیا۔ عمر ہنس دیا۔

روا، اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین نسبت کا فائدہ دیتا ہے جیسے بندھوا۔ پابند کے معنے پر۔ اسیر اور قیدی کی طرف منسوب۔ اور پچھوا۔ پُروا۔ باد مغربی و باد مشرقی کے معنی پر۔ پورب اور پچھم کی طرف منسوب۔ اور بھڑوا قلتبان و دیوث کے معنی پر بھڑ کی طرف منسوب۔ کہ بھڑ مسخرے کو کہتے ہین۔ اور پچھوا۔ انگیا کے اُس پارچہ کے معنی پر جو پس پشت ہوتا ہے۔ پیچھے کی طرف منسوب۔ اور کالوا۔ سیاہ رنگ آدمی کا اسم لیکن وہ سیاہ رنگ آدمی جو نہایت حقیر بھی ہو۔ کالے رنگ کی طرف منسوب۔

(والی) یاے معروف سے یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین کبھی نسبت کے واسطے آتا ہے۔ جیسے پچھوائی۔ پُروائی، چوڑوائی۔ پچھوائی وغیرہ مین۔ اور پچھوائی

اُس ٹٹی کو کہتے ہین جو دیوار کے پاکھے کی جگہ لگائی جاتی ہی۔ اور کبھی یہ کلمہ مزدوا اُجرت کے معنی کا فائدہ دے جاتا ہی۔ جیسے پڑھوائی۔ لکھوائی۔ بکوائی۔ پکوائی۔ پسوائی۔ جڑوائی۔ کھُدوائی۔ وغیرہ ہین۔

(وار) یہ کلمہ آخر کلمات مین آکر طرف اور جانب کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے آگے وار۔ پیچھے وار۔ اور پروار۔ نیچے وار۔ ہین اور کبھی لائق اور سزاوار کے معنی کا افادہ کرتا ہی۔ جیسے بندھنوار۔ پروار۔ لگوار کہ بندھنوار اُس رسن کو کہتے ہین جس مین باغبان کچھ پھول اور پھل اور پتے باندھ کر شادی کے گھرون کے دروازے پر لاکر باندھ دیتے ہین یعنے وہ ریسمان جو خانہا‌ے شادی کے دروازون پر باندھنے کی سزاوار ہے۔ اور پروار۔ اہل خاندان اور کُنبے کو کہتے ہین یعنے وہ لوگ جو لائق پرورش کے ہین۔ اور لگوار وہ شخص جو لائق دوستی و محبت کے ہو یعنے یار و آشنا۔

(وارا) یہ کلمہ آخر الفاظ مین نسبت کے واسطے آتا ہی جیسے اٹھوارا منسوب آٹھ کی طرف۔

(واری) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین آکر کسی شے کی کثرت کی جگہ کے معنے کا فائدہ بخشتا ہی۔ جیسے پھُلواری۔ اُس جگہ کو کہتے ہین جہان پھولون کی کثرت ہو۔

(واڑ) راے ثقیلہ کے ساتھ اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین آکر کہین جگہ کے معنی کا فائدہ دیتا ہی جیسے اُدھوار محل تقسیم کو کہتے ہین۔ اور پہاڑواڑ

وہ جگہ جہان کسی کے گھر اور خاندان کے مُردے دفن ہون۔ اور کہین نسبت کا فائدہ بخشتا ہی جیسے اَڑواڑ وہ ستون معروف جو اُڑانے کی طرف منسوب ہے اور اَڑانا۔ بھی اک ستون کا مشہور نام ہی اور کھچڑواڑ ہندوؤن کے اِک تیوہار کا نام ہی کہ مشہور ہی۔

(واڑا) یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین مکان اور جگہ کے معنی کا فائدہ دیتا ہی۔ جیسے اگواڑا۔ پچھواڑا۔ وغیرہ مین۔

(واڑی) اِس کلمہ کے بھی معنی آخر کلمات مین کسی شے کی کثرت کی جگہ کے مستفاد ہوتے ہین۔ جیسے پنواڑی۔ اُس جگہ کو بولتے ہین جہان پانون کی کثرت ہو۔

(والا) اک کلمہ ہے کہ افعال کے بعد آکر فاعل کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے آنے والا۔ جانے والا۔ ڈرنے والا۔ کرنے والا۔ اور اسما کے
آیندہ ۱۲ روندہ ۲۰ ترسندہ ۱۲ کنندہ ۱۲
بعد آکر مالک اور صاحب کے معنے دیتا ہے۔ جیسے آنکھ والا۔ ناک والا۔ گیسوؤن والا۔ گھی والا۔ گوشت والا۔ رکھوالا۔ متوالا۔ وغیرہ۔ اور اگر
نگہبان ۱۲ شرابی ۱۲
افعال کا فاعل اور اسماے مذکور کا مالک وصاحب مؤنث ہوگا تو الف آخر اِس کلمہ کا یاے معروف سے تغیر پاکر بولا جائیگا جیسے آنے والی جانے والی۔ ڈرنے والی۔ کرنے والی۔ آنکھ والی۔ ناک والی۔ گھی والی۔ رکھوالی وغیرہ۔

(وان) نون کی اخفا کے ساتھ اک کلمہ ہی نسبت کا کہ آخر مین بعض کلما کے آتا ہی جیسے سمیٹوان۔ لپیٹوان۔ سمیٹ اور لپیٹ کی طرف منسوب

اور پانچوان ساتوان آٹھوان نوآن دسوآن وغیرہ کہ یہ کلمات پانچ
اور سات اور آٹھ اور نوا اور دس کے عدد کی طرف منسوب کیے
جائینگے درحالیکہ معدود مذکر ہو۔ اور درصورتیکہ معدود مؤنث ہوگا تو
پانچوین ساتوین۔ آٹھوین۔ نوین۔ دسوین۔ بولینگے۔ وآن کے
الف کو یاے معروف سے بدلکر۔

تنبیہ۔ یہ کلمہ وآن فارسی مین بھی اسی محل اور انھین معنی پر آتا ہے
جیسے تاوان۔ پنجوان وغیرہ مین پس مشترک ہے ہندی و فارسی دونون
زبانون مین۔

(وانس) نون مخلوط التلفظ کے ساتھ یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین آکر
معنی نسبتی کا فائدہ دیتا ہے جیسے اٹھوانس ہشت پہلو کو کہتے ہین
کہ منسوب ہے آٹھ کے عدد کی طرف۔

(وانسا) نون مخلوط التلفظ کے ساتھ یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین آکر مدت کے
معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے ستوانسا۔ اٹھوانسا۔ اُس شے کو کہتے ہین جو
ساتوین اور آٹھوین مہینے مان کے پیٹ سے پیدا ہو یعنے
مدت حمل کے سات یا آٹھ مہینے کے گذرنے کے بعد پیدا ہو۔

(وٹ) اک کلمہ ہے کہ بعضے الفاظ کے آخر مین آکر کبھی صاحب کے معنی کا
فائدہ دیتا ہے جیسے جیوٹ مین کہ دلیر کے معنی پر آتا ہے اور کبھی ظرفیت
کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے دیوٹ مین کہ چراغدان کے معنی پر بولا
جاتا ہو اور کبھی نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہو۔ جیسے کرونٹ مین کہ کرکی

طرف منسوب ہو اور گر ہندی الاصل مین ہاتھ کو کہتے ہین۔

(ور) اک کلمہ ہے کہ آخر مین الفاظ کے فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی جیسے ٹھٹور
لگور۔ وغیرہ مین۔ وا و مجہول سے کہ ٹھٹور اُس کینز کو کہتے ہین جو اور کنیزون کی
نسبت کام مین کمی کرے یعنے سب سے گھٹ کر کام کرے اور لگور یاری
اور آشنائی کرنے والے کو کہتے ہین۔

(ہا) یہ اک کلمہ ہے کہ بعضے اعداد جمع کے آخر مین ملحق ہو کر کثرت بے حد
اور جمعیت بیشمار کے معنی کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے صدہا۔ ہزارہا۔ کروڑہا۔
مین کہ سیکڑون ہزارون کرورن کے محل پر بولا جاتا ہی۔

تنبیہ۔ یہ کلمہ فارسی مین بھی اسی محل اور انھین معنی پر آتا ہے لیکن
اس قدر فرق بیشک ہے کہ فارسی مین ہر اسم غیر ذی روح کی جمع کے
لیے آتا ہے جیسے گلہا۔ باغہا۔ رنگہا۔ سنگہا۔ وغیرہ اور ہندی
مین محض بعضے اعداد جمع کے آخر مین لایا جاتا ہی۔

(ہار) یہ کلمہ ظاہرا آخر بعضے الفاظ مین نسبت کے واسطے آتا ہی جیسے بیوہار
تیوہار۔ وغیرہ مین۔

(ہارا) یہ کلمہ آخر کلمات مین فاعلیت کے معنی دیتا ہی جیسے لکڑہارا
کہ لکڑی کاٹنے والے کو کہتے ہین۔

(ہاری) یاے معروف سے یہ کلمہ بھی فاعلیت کے واسطے آتا ہی جیسے
پستہاری۔ آٹا پیسنے والی کو بولتے ہین۔

(ہٹ) تاے ثقیلہ کے ساتھ یہ کلمہ آخر کلمات مین آکر افادہ معنی مصدری کا

کرتا ہے جیسے اُوداہٹ۔ نلاہٹ۔ کڑواہٹ۔ جھنجھلاہٹ۔ گھبراہٹ
گرماہٹ۔ نرماہٹ وغیرہ میں۔ اور کبھی معنی نسبت کا افادہ کرتا ہے جیسے
آہٹ میں کہ آہٹ منسوب آیندہ و روندہ کے پاؤن کی آواز کی طرف ہے۔

(ہند) نون غنہ کے ساتھ اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات میں افادہ معنی نسبتی کا
کرتا ہے جیسے لیساہند۔ سڑاہند۔ کچاہند۔ وغیرہ مین کہ یہ تینون لفظ اک
قسم کی بوے بد کی طرف منسوب ہین۔

(ہر) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین آکر کہین افادہ معنی مصدری کا کرتا ہے
جیسے آہر جاہر۔ کہ آنے جانے کے محل پر بولا جاتا ہے۔ اور کہین معنی نسبتی
کا فائدہ دیتا ہے جیسے اِدھر۔ اُدھر۔ جدھر۔ کدھر مین۔ جہت و
جانب کی طرف منسوب۔

(ہرا) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین آکر کبھی معنی عدد وتہ جامہ وغیرہ کا
فائدہ دیتا ہے۔ جیسے اِکہرا۔ دُہرا۔ تہرا۔ چوہرا۔ کہ یکتا دوتا د-
ستا و چارتا کا ترجمہ ہے۔ اور کبھی معنی نسبت کا فائدہ دیتا ہے جیسے
سنہرا منسوب برنگ طلائی۔ اور پہرہرا۔ تہرا۔ چہرہرا۔ وغیرہ مین۔

(یا) اک کلمہ ہے کہ کبھی اُسے امر حاضر کے اُن صیغون کے آخر مین
کہ جن کے آخر مین الف ہے صیغۂ ماضی بنانے کے لیے لاتے ہین۔
جیسے آیا۔ پایا۔ بنایا۔ دکھایا۔ جلایا۔ وغیرہ مین۔ اور کبھی آخر اسما مین اُن کی
تصغیر کے واسطے ملحق کرتے ہین۔ جیسے انگیا کہ عورتون کی اصطلاح
مین اُس کو چھوٹا کپڑا بولتے ہین اور ڈبیا۔ درج کوچک سے عبارت ہے

اور بٹیا۔ سنگ خرد کو کہتے ہین۔ اور بٹیا۔ دختر صغیر السن کو بولتے ہین اور کبھی یہ کلمہ صفت اور نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے بڑھیا گھٹیا۔ وغیرہ کہ ان مین کلمۂ یا صفت کے لیے آیا ہے۔ اور جیسے تیلیا۔ سینگیا۔ موتیا۔ منگیا۔ دودھیا۔ وغیرہ کہ ان مین کلمۂ یا نسبت کا فائدہ بخشتا ہی اور کبھی افادہ فاعلیت کا کرتا ہے جیسے ٹوہیا۔ تجسس و ٹوہ کرنے والے کو کہتے ہین۔ اور چالیا۔ چال کرنے والے اور فریبیا فریب دینے والے کے معنی پر بولا جاتا ہی۔ اور کبھی اس کلمہ کو بغرض تانیث اسما کے لیے آخر اسما مین لے آتے ہین۔ جیسے چڑیا۔ گڑیا بڑھیا۔ ہنڈیا۔ لٹیا وغیرہ کہ یہ چڑا۔ گڈا۔ بوڑھا۔ ہنڈا۔ کُٹنا۔ لوٹا کے مؤنثات ہین۔ اور کبھی جب اسم جامد سے مصدر بناتے ہین تو افادۂ مصدریت کے واسطے نا جو علامت مصدری ہی اُس کے قبل کلمہ یا کو بھی لے آتے ہین۔ جیسے ادھیانا مین کہ تنصیف یعنی کسی چیز کے آدھا کرنے کے معنی پر دھبیانا۔ مین کہ دھبے لگانے کے معنی پر اور سٹھیانا مین کہ مرد پیر کے بے عقل و خرد ہو جانے کے معنی پر مستعمل ہی۔

(یار) یہ کلمہ آخر کلمات مین ملحق ہو کر نسبت کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے ہتھیار آلہ حرب کے معنی پر منسوب ہاتھ کی طرف۔

(یارا) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین کبھی فاعلیت کے واسطے آتا ہی جیسے بھٹیارا۔ جو سرائے مین مسافرون کی خدمت کرتا ہے یعنی کھانا وغیرہ پکا کر کھلاتا ہی۔ اور گھسیارا۔ جو گھاس صحرا سے چھیل کر لاتا ہی اور شہر مین لا کر

بیچتا ہو۔ اور نیھیارا جو پانی لوگون کے گھرون مین بأجرت بھرتا ہے۔ ا
اندھیارا۔ جو آدمی کو اندھا کردیتا ہو یعنی ظاہر ہو کہ تاریکی مین کچھ انسان
کو نہین سوجھتا۔ اور کبھی آخرالفاظ مین یہ کلمہ صاحب کے معنی کا فائدہ
بخشتا ہو جیسے دُکھیارا دردمند یعنی صاحب درد کو کہتے ہین۔

(یالا) یہ کلمہ بھی آخرالفاظ مین دخل پاکر کبھی نسبت کا فائدہ دیتا ہے
جیسے پنیالا سانپ۔ پنیالی اروی۔ اکثر بول جاتے ہین۔ اور پنیالا۔ اک
میوہ خاص کا بھی نام ہے۔ اور کوڑیالا وہ گیاہ جو خرمہرہ یعنی کوڑی سے
مشابہت رکھتی ہو اور وہ سانپ جس پر مانند کوڑی کے چتیان ہوتی ہین
اور کبھی کلمہ یالا آخر کلمات مین صاحب کے معنی دیتا ہو جیسے دڑھیا
بڑی اور لنبی داڑھی والے کو کہتے ہین۔

(یت) اک کلمہ ہو کہ آخرالفاظ مین فاعل کے معنی پیدا کرتا ہو جیسے
بنکیت۔ پٹیت۔ بچیت۔ پھکیت۔ کرکیت وغیرہ مین کہ بنکیت سلحشوری
کرنے والے کو اور پٹیت۔ پٹا ہلانے والے کو اور بچیت فریب دینے
والے کو اور پھکیت۔ لکڑی پھینکنے والے کو اور کڑکیت نقابت کرنے والے
کو کہتے ہین۔

(یل) اک کلمہ ہو کہ آخرالفاظ مین کہین نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے
جیسے پھلیل۔ غلیل۔ نکیل۔ اُس خوشبودار تیل سے عبارت ہے جو کسی پھول
سے بسایا جاوے اور نکیل مہار شتر کو کہتے ہین یعنی وہ رسن جو اونٹ کی
مین ڈالی جاتی ہو۔ منسوب بہ بینی شتر اور غلیل وہ کمان جس سے غُلہ

کاتے ہین۔ منسوب بہ غلہ۔ اور جیسے تُرنبیل۔ ڈُبیل۔ مین تحتانی ساکن اور ں کے فتحہ ماقبل کے ساتھ کہ ترنبیل منسوب بزنبیل ہے۔ اور ڈبیل منسوب بجغل مقلوب ہے اور لفظ چٹریل مین بھی ظاہرا اسی قبیل کے معنی لام معلوم ہوتے ہین۔ یعنے نسبت کے واللہ اعلم بالصواب۔ اور کہین فاعل کے معنی پیدا کرتا ہے۔ جیسے اڑیل۔ اپنے مقام سے نہ ہلنے والا۔ اور اڑیل ایک جگہ پڑا رہنے والا۔ اور جیسے پائل اور گہائل مکسور الیا مین کہ پائل پانون کے ایک زیور کا نام ہے اور پانون سے پیدا ہونے والے شخص کو بھی کہتے ہین یعنی ماں کے پیٹ سے جو پانون پیدا ہوا ہو۔ سر سے نہ ہوا ہو۔ اور فیل چالاک تیز رو پیکہنا پائل کا اطلاق کرتے ہین اور گہائل زخمی و فگار کے معنی پر آتا ہے اور کہین یہ کلمہ مفعولیت کے معنی دیتا ہے جیسے سڑیل سڑا ہوا فربیل مرا ہوا اور کہین صاحب کے معنی اس کلمہ سے مستفاد ہوتے ہین۔ جیسے کڑیل۔ جوان تنآور زورمند وصاحب قوت کو کہتے ہین۔ فقط۔

قطعات تاریخ طبع رسالہ ہذا

از نتائج افکار سخنور برگزیدہ مقال جناب سید مرشد علی صاحب حنفی بغدادی متخلص بعاصی وحال از تلامذہ مصنف

نام حسن قواعد چند از زبان ہند — مطبوع و مشتہر شدہ بر سو چہ ناو ستاد
سالش نوشت عاصی ہندی بفارسی — مطبوع شد قواعد اردو چہ نادستاد

۱۳   ۱۰

ایضاً

وہ قواعد لکھ کے چھپوائے جلال استاد نے ‏ قاعدہ دان بن گئے ہندوستانی گھر گھر آ
لے جمال ریختہ گو کہدے یون تاریخ طبع ‏ مستند اردو قواعد نکلے زیبا چھپ کر آ
۱۳ھ

از نتیجۂ فکر سخنور علیم المثال حکیم سید محمد مہدی کمال خلف حضرت مؤلف

چون قواعد حضرت والد لقب مولد جمع ‏ ہر یکی مشتاق گشتہ شہرہ اش ہر جا رس
مصرع تاریخ سال طبع بنوشتم کمال ‏ این قواعد جملہ بے مثل و بکار آمد مفید
۱۳ھ

ایضاً

عجب ہندی اصلی کے قواعد منتخب کچھ ہین ‏ کرین گے قدر جامع جو ہین ماہر اصل
کمال ان کے سنین طبع بھی نایاب نکلے ہین ‏ قواعد چند یہ بے مثل نادر اصل ہندی
۱۳ھ